تقریر

تقریر بابت خلافت
وقت 5-7 منٹ

خلافت از افاضات حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۠ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ۭ يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْــــًٔا ۭ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ (النور:56)

تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے اُن سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اُس نے اُن سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور اُن کے لئے اُن کے دین کو، جو اُس نے اُن کے لئے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اور اُن کی خوف کی حالت کے بعد ضرور اُنہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے۔ میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے اور جو اُس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔

سامعین! میری آج کی تقریر کا عنوان ہے۔ خلافت کی اہمیت وبرکات اور ضرورت از افاضات حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ۔

پیارے بھائیو! خدا تعالیٰ کی ہمیشہ سے یہ سُنّت چلی آئی ہے کہ وہ نبی کے ہاتھ سے صرف تخم ریزی کا کام لیتا ہے اور اس تخم ریزی کو انجام تک پہنچانے کے لیے نبی کی وفات کے بعد اس کی جماعت میں سے قابل اور اہل لوگوں کو یکے بعد دیگرے اس کے جانشین بنا کر اس کے کام کی تکمیل فرماتا ہے۔ یہ جانشین اسلامی اصطلاح میں خلیفہ کہلاتے ہیں۔ نظامِ خلافت میں نبی کے کام کی تکمیل کے علاوہ ایک حکمت یہ بھی مد نظر ہوتی ہے کہ نبی کی وفات کے بعد اس کی جماعت کو جو دھچکا پہنچتا ہے اور وہ خوف کی حالت میں چلی جاتی ہے وہ خلیفہ کے آنے کی وجہ سے امن کی حالت میں آجاتی ہے کہ کوئی ہے جو ان کی جماعت کے انتظام کو سنبھال سکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسی امر کو نہایت لطیف رنگ میں اس طرح پیش فرماتے ہیں:

یہ خدا تعالیٰ کی سُنّت ہے اور جب سے کہ اُس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہمیشہ اس سُنّت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے اور اُن کو غلبہ دیتا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ اور غلبہ سے مراد یہ ہے کہ جیسا کہ رسولوں اور نبیوں کا یہ منشا ہوتا ہے کہ خدا کی حجت زمین پر پوری ہو جائے اور اس کا مقابلہ کوئی نہ کرسکے اسی طرح خدا تعالیٰ قوی نشانوں کے ساتھ اُن کی سچائی ظاہر کر دیتا ہے اور جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں اُس کی تخم ریزی انہیں کے ہاتھ سے کر دیتا ہے۔ لیکن اس کی پوری تکمیل ان کے ہاتھ سے نہیں کرتا بلکہ ایسے وقت میں ان کو وفات دے کر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن اور تشنیع کا موقع دے دیتا ہے اور جب وہ ہنسی ٹھٹھا کر چکتے ہیں تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں۔ غرض دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے۔ اوّل خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے۔ دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آجاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردّد میں پڑ جاتے ہیں اور ان کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔ پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے"۔

(الوصیت، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 304)

اب خاکسار آپ کے سامنے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کے ارشادات بابت خلافت پیش کرے گا۔

خلیفہ خدا بناتا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”سنو! میرا صدیقِ اکبر کی نسبت یہی عقیدہ ہے کہ سقیفہ بن ساعدہ نے خلیفہ بنایا، نہ اس وقت منبر پر لوگوں نے بیعت کی، نہ اجماع نے خلیفہ بنایا، بلکہ خدا نے بنایا۔ خدا نے چار جگہ قرآن میں خلافت کا ذکر کیا ہے اور چار بار اپنی طرف اس کی نسبت کی ہے۔ پس مَیں بھی خلیفہ ہوا تو مجھے خدا نے بنایا اور اللہ کے فضل سے ہی ہوا، جو کچھ ہوا اور اُس کی طاقت کے بغیر انسان کچھ نہیں کر سکتا“

(حقائق القرآن جلد سوم صفحہ 67)

نیز فرمایا:

”مَیں نے پہلے بتایا ہے کہ زمانوں کی ضرورت کے لحاظ سے خلیفہ بنانے کا فرمایا۔ خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے اور وہ خلیفہ دلائل سے نہیں، آدمیوں کے انتخاب سے نہیں، بلکہ خدا تعالیٰ ہی کی نصرت اور طاقت سے بنیں گے“

(حقائق القرآن جلد سوم)

پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

”سو کسی قسم کا خلیفہ ہو اس کا بنانا جنابِ الٰہی کا کام ہے۔ آدمؑ کو بنایا تو اللہ نے، داوٗدؑ کو بنایا تو اُس نے، ہم سب کو بنایا تو اُس نے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جانشینوں کو ارشاد ہوتا ہے وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡکُمۡ وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسۡتَخۡلِفَنَّہُمۡ فِی الۡاَرۡضِ کَمَا اسۡتَخۡلَفَ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِہِمۡ ۪ وَ لَیُمَکِّنَنَّ لَہُمۡ دِیۡنَہُمُ الَّذِی ارۡتَضٰی لَہُمۡ وَ لَیُبَدِّلَنَّہُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ خَوۡفِہِمۡ اَمۡنًا ؕ یَعۡبُدُوۡنَنِیۡ لَا یُشۡرِکُوۡنَ بِیۡ شَیۡئًا ؕ وَ مَنۡ کَفَرَ بَعۡدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ (سورہ نور:56) جو مومنوں میں سے خلیفہ ہوتے ہیں اُن کو بھی اللہ ہی بناتا ہے۔ ان کو خوف پیش آتا ہے مگر خدا تعالیٰ اُن کو تمکنت عطا کرتا ہے۔ جب کسی قسم کی بدامنی پھیلے تو اللہ اُن کے لئے امن کی راہیں نکال دیتا ہے“

(حقائق القرآن صفحہ 125-126)

ایک اور مقام پر آپؓ فرماتے ہیں:

”خلافت کا انتخاب عقلِ انسانی کا کام نہیں، عقل نہیں تجویز کر سکتی کہ کس کے قویٰ قوی ہیں، کس میں قوتِ انتظامیہ کامل طور پر رکھی گئی ہے اس لیے جنابِ الٰہی نے خود فیصلہ کر دیا ہے وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡکُمۡ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسۡتَخۡلِفَنَّہُمۡ فِی الۡاَرۡضِ (النور:56) خلیفہ بنانا اللہ تعالیٰ ہی کا کام ہے۔ اب واقعاتِ صحیحہ سے دیکھ لو کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابو بکر صدیقؓ خلیفہ ہوئے کہ نہیں؟ یہ تو صحیح بات ہے کہ وہ خلیفہ ہوئے اور ضرور ہوئے۔ شیعہ یہی مانتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے بھی ان کی بیعت آخر کر لی تھی۔ پھر میری سمجھ میں تو یہ بات نہیں آسکتی اور نہ اللہ تعالیٰ کو قوی، عزیز، حکیم خدا ماننے والا کبھی وہم بھی کر سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ارادہ پر بندوں کا انتخاب غالب آگیا تھا۔ منشاءِ الٰہی نہ تھا اور حضرت ابو بکرؓ خلیفہ ہوگئے۔ غرض یہ بالکل سچی بات ہے کہ خلفائے ربّانی کا انتخاب انسانی دانشوں کا نتیجہ نہیں ہوتا۔“

(خطبات نور صفحہ 56)

فرمایا:

”یہ اعتراض کرنا کہ خلافت حق دار کو نہیں پہنچی رافضیوں کا عقیدہ ہے۔ اس سے توبہ کر لو۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے جس کو حقدار سمجھا ہے خلیفہ بنا دیا۔ جو اس کی مخالفت کرتا ہے وہ جھوٹا اور فاسق ہے فرشتے بن کر اطاعت و فرمانبرداری اختیار کرو ابلیس نہ بنو۔“

(بدر 4 جولائی 1912ء جلد 12 نمبر 1 صفحہ 7)

سامعین! حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے احمدیہ بلڈنگس لاہور میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا:

”مَیں نے تمہیں بارہا کہا ہے اور قرآن مجید سے دکھایا ہے کہ خلیفہ بنانا انسان کا کام نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کا کام ہے۔ آدمؑ کو خلیفہ بنایا کس نے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اِنِّیۡ جَاعِلٌ فِی الۡاَرۡضِ خَلِیۡفَۃً۔ (البقرۃ:31) اس خلافتِ آدمؑ پر فرشتوں نے اعتراض کیا... مگر انہوں نے اعتراض کر کے کیا پھل پایا؟ تم قرآن مجید میں پڑھ لو، آخر انہیں آدمؑ کے

لئے سجدہ کرنا پڑا۔ پس اگر مجھ پر کوئی اعتراض کرے اور وہ اعتراض کرنے والا فرشتہ بھی ہو تو مَیں اُسے کہہ دوں گا کہ آدم کی خلافت کے سامنے سربسجود ہو جاؤ تو بہتر ہے اور اگر وہ اِبَاء اور اِستِکبار کو اپنا شعار بنا کر ابلیس بنتا ہے تو پھر یاد رکھے کہ ابلیس کو آدم کی مخالفت نے کیا پھل دیا۔ مَیں پھر کہتا ہوں کہ اگر کوئی فرشتہ بن کر بھی میری خلافت پر اعتراض کرتا ہے تو سعادتمند فطرت اُسے اُسجُدُوْا لِاٰدَمَ کی طرف لے آئے گی۔"

(بدر 4 جولائی 1912ء)

سامعین! خدا تعالیٰ کے منتخب خلیفہ کو کوئی معزول نہیں کر سکتا۔ اس سلسلہ میں آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"خلافت کیسری کی دُکان کا سوڈا واٹر نہیں۔ تم اس بکھیڑے سے کچھ فائدہ نہیں اٹھا سکتے، نہ تم کو کسی نے خلیفہ بنانا ہے اور نہ میری زندگی میں کوئی اور بن سکتا ہے۔ مَیں جب مر جاؤں گا تو پھر وہی کھڑا ہو گا جس کو خدا چاہے گا اور خدا اس کو آپ کھڑا کر دے گا۔ تم نے میرے ہاتھوں پر اقرار کیے ہیں تم خلافت کا نام نہ لو۔ مجھے خدا نے خلیفہ بنا دیا ہے اور اب نہ تمہارے کہنے سے معزول ہو سکتا ہوں اور نہ کسی میں طاقت ہے کہ وہ معزول کرے۔ اگر تم زیادہ زور دو گے تو یاد رکھو میرے پاس ایسے خالد بن ولید ہیں جو تمہیں مرتدوں کی طرح سزا دیں گے۔"

(اخبار بدر 11 جولائی 1912ء جلد 12 نمبر 2 صفحہ 4)

سامعین! خلیفۂ وقت کو خدا تعالیٰ قائم کرتا ہے اور وہی قائم رکھتا ہے اس کی ہر طرح سے تائید و نصرت کرتا ہے۔ اسے خود حکمت سکھاتا ہے۔ قرآن کریم کے معانی، مطالب، اسرار، رموز اور حقائق دقائق سے مالا مال کرتا ہے خدا خود اس کی ہر مشکل مرحلہ پر رہنمائی کرتا ہے، ہر ابتلاء میں اسے پورا اُترنے کی توفیق بخشتا ہے۔ اس لئے لازم ہے کہ ہر قسم کے احکام کے اجراء اور مہمات کا انجام اُس کے سپرد کیا جائے۔ اس کے مقام کا تقاضا ہے کہ یہ کام اسی پر چھوڑا جائے۔ جیسے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ فرماتے ہیں:

"کہا جاتا ہے کہ خلیفہ کا کام صرف نماز پڑھا دینا اور پھر بیعت لے لینا ہے۔ یہ کام تو صرف ایک مُلّا بھی کر سکتا ہے اس کے لئے کسی خلیفہ کی ضرورت نہیں اور مَیں اس قسم کی بیعت پر تھوکتا بھی نہیں۔ بیعت وہ ہے جس میں کامل اطاعت کی جائے اور خلیفہ کے کسی ایک حکم سے بھی انحراف نہ کیا جائے"

(الفرقان، خلافت نمبر مئی جون 1967ء صفحہ 28)

پھر فرمایا:

"جنابِ الٰہی کا اِنتخاب بھی تو ایک انسان ہی ہوتا ہے اس کو کوئی ناکامی پیش نہیں آتی۔ وہ جدھر منہ اٹھاتا ہے ادھر ہی اس کے واسطے کامیابی کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور وہ فَضل، شِفا، نور اور رَحمت دکھلاتا ہے... ہزارہا مَصَائب اور مشکلات آئیں وہ اس کو وِقار کو جُنبِش نہیں دے سکتیں۔ آخر کامیابی اور فتح ان کی ہی ہوتی ہے۔"

(خطبات نور صفحہ 56-57)

سامعین! حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ خلافت کی اطاعت کے بارہ میں فرماتے ہیں:

"یہ وصیّت کرتا ہوں کہ تمہارا اِعتِصام حَبْلُ اللہ کے ساتھ ہو۔ قرآن تمہارا دَستورُ العمل ہو۔ باہم کوئی تنازع نہ ہو کیونکہ تنازع فیضانِ الٰہی کو روکتا ہے... چاہیے کہ تمہاری حالت اپنے اِمام کے ہاتھ میں ایسی ہو جیسے میّت غَسّال کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔ تمہارے تمام اِرادے اور خواہشیں مُردہ ہوں اور تم اپنے آپ کو اِمام کے ساتھ ایسا وابَستہ کرو جیسے گاڑیاں انجن کے ساتھ اور پھر ہر روز دیکھو کہ ظلمت سے نکلتے ہو یا نہیں۔ اِستغفار کثرت سے کرو اور دعاؤں میں لگے رہو۔ وحدت کو ہاتھ سے نہ جانے دو۔ دوسرے کے ساتھ نیکی اور خوش مُعاملگی میں کوتاہی نہ کرو۔ تیرہ سو برس کے بعد یہ زمانہ ملا ہے اور آئندہ یہ زمانہ قیامت تک نہیں آ سکتا۔ پس اس نعمت کا شکر کرو کیونکہ شکر کرنے پر اِزدِیادِ نعمت ہوتا ہے۔"

(خطباتِ نور صفحہ 131)

پھر اطاعتِ خلافت کا ذکر کرتے ہوئے آپؓ فرماتے ہیں:

"بیعت کے معنے اپنے آپ کو بیچ دینے کے ہیں اور جب انسان کسی کو دوسرے ہاتھ پر بیچ دیتا ہے تو اُس کا اپنا کچھ نہیں رہتا۔"

(خطبات نور صفحہ 171)

سامعین! ہمارا فرض ہے کہ خلیفہ وقت کی طرف سے آنے والی ہر آواز پر لبیک کہیں۔ آپؓ فرماتے ہیں:

”بیعت وہ ہے جس میں کامل اطاعت کی جائے اور خلیفہ کے کسی ایک حکم سے بھی انحراف نہ کیا جائے۔“

(ماہانہ الفرقان ربوہ خلافت نمبر مئی جون 1967ء صفحہ 28)

سامعین! خلیفۂ وقت کے ساتھ ایک مضبوط تعلق ہمارے اندر روحانی تبدیلی پیدا کر دیتا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”جو شخص خلافت کے لئے منتخب ہوتا ہے۔ اس سے بڑھ کر دوسرا اس منصب کے سزاوار اس وقت ہر گز نہیں ہوتا۔ کیسی آسان بات تھی کہ خدا تعالیٰ جس کو چاہے مصلح مقرر کر دے۔ پھر جن لوگوں نے خدا کے ان مامور کردہ منتخب بندوں سے تعلق پیدا کیا انہوں نے دیکھ لیا کہ ان کی پاک صحبت میں ایک پاک تبدیلی اندر ہی اندر شروع ہو جاتی ہے اور خدا تعالیٰ کے ساتھ اپنے تعلقات کو مضبوط اور مستحکم کرنے کی آرزو پیدا ہونے لگتی ہے۔“

(حقائق الفرقان جلد سوم صفحہ 226)

جو لوگ اللہ تعالیٰ کے اِس انعام یعنی خلافت کی قدر کرتے ہیں اور اُس سے بھرپور استفادہ کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ انہیں صالحین کے گروہ میں شامل کر کے روحانی طور پر بلند کر دیتا ہے۔ یہاں تک کہ اُن کی اولاد اور اُن کی نسلوں میں بھی اس فیض کو منتقل کر دیتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ افراد جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”میری آرزو ہے کہ مَیں تم میں ایسی جماعت دیکھوں جو للہ تعالیٰ کی محب ہو۔ للہ تعالیٰ کے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی متبع ہو۔ قرآن سمجھنے والی ہو۔ میرے مولیٰ نے بلا امتحان اور بغیر مانگنے کے بھی مجھے عجیب عجیب انعامات دیئے ہیں۔ جن کو میں گن بھی نہیں سکتا۔ وہ ہمیشہ میری ضرورتوں کا آپ ہی کفیل ہوا ہے۔ وہ مجھے کھانا کھلاتا ہے اور آپ ہی کھلاتا ہے۔ وہ مجھے کپڑا پہناتا ہے اور آپ ہی پہناتا ہے۔ وہ مجھے آرام دیتا ہے اور آپ ہی آرام دیتا ہے۔ اُس نے مجھے بہت سے مکانات دیئے ہیں۔ بیوی بچے دیئے۔ مخلص اور سچے دوست دیئے۔ اتنی کتابیں دیں کہ دوسرے کی عقل دیکھ کر ہی چکر کھا جائے۔ پھر مطالعہ کے لئے وقت، صحت، علم سامان دیا۔ اب میری آرزو ہے اور مَیں اپنے مولیٰ پر بڑی بڑی امید رکھتا ہوں کہ وہ یہ آرزو بھی پوری کرے گا کہ تم میں سے اللہ تعالیٰ کی محبت کرنے والے، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام سے محبت رکھنے والے اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار اور اس کے خاتم النبیین کے سچے متبع ہوں اور تم میں سے ایک جماعت ہو جو قرآن مجید اور سنتِ نبوی پر چلنے والی ہو۔“

(حیات نور صفحہ 470-471)

سامعین! آخر پر خاکسار حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ایک ارشاد پر اپنی گزارشات کو ختم کرتا ہے۔ حضورؓ اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 8 ستمبر 1950ء میں فرماتے ہیں:

”حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ مَیں تو جاتا ہوں۔ لیکن خدا تمہارے لئے قدرت ثانیہ بھیج دے گا۔ مگر ہمارے خدا کے پاس قدرت ثانیہ ہی نہیں۔ اس کے پاس قدرت ثالثہ بھی ہے اور اس کے پاس قدرت ثالثہ ہی نہیں۔ اس کے پاس قدرت رابعہ بھی ہے۔ قدرتِ اولیٰ کے بعد قدرتِ ثانیہ ظاہر ہوئی اور جب تک خدا اس سلسلہ کو ساری دنیا میں نہیں پھیلا دیتا۔ اس وقت تک قدرت ثانیہ کے بعد قدرتِ ثالثہ آئے گی اور قدرتِ ثالثہ کے بعد قدرتِ رابعہ آئے گی اور قدرتِ رابعہ کے بعد قدرتِ خامسہ آئے گی اور قدرتِ خامسہ کے بعد قدرتِ سادسہ آئے گی اور خدا تعالیٰ کا ہاتھ لوگوں کو معجزہ دکھاتا چلا جائے گا اور دنیا کی کوئی بڑی سے بڑی طاقت اور زبردست سے زبردست بادشاہ بھی اس سکیم اور مقصد کے راستہ میں کھڑا نہیں ہو سکتا۔ جس مقصد کے پورا کرنے کے لئے اُس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو پہلی اینٹ بنایا اور مجھے اس نے دوسری اینٹ بنایا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ فرمایا کہ دین جب خطرہ میں ہو گا تو اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت کے لئے اہل فارس میں سے کچھ افراد کھڑا کرے گا۔ حضرت مسیح موعود ان میں سے ایک فرد تھے اور ایک فرد میں ہوں۔ لیکن رجالٌ کے ماتحت ممکن ہے کہ اہل فارس میں کچھ اور لوگ بھی ایسے ہوں۔ جو دین کی عظمت قائم رکھنے اور اس کی بنیادوں کو مضبوط کرنے کے لئے کھڑے ہوں۔“

(روزنامہ الفضل لاہور 22/ستمبر 1950ء صفحہ 6)

اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ خلافتِ حقہ سے مضبوط پیوند قائم رکھنے کی توفیق دے اور ہم کبھی بھی نہ کسی فتنہ کا حصہ بنیں اور نہ ہی فتنہ کا موجب بنیں بلکہ ہمیشہ ہم خلیفۂ وقت کے سلطان نصیر ثابت ہوں۔ آمین

نبوت کے ہاتھوں جو پَودا لگا ہے
خلافت کے سائے میں پُھولا پھَلا ہے
خدا کا ہے وعدہ خلافت رہے گی
یہ نعمت تمہیں تا قیامت ملے گی
مگر شرط اس کی اطاعت گزاری
رہے گا خلافت کا فیضان جاری

(کمپوزڈ:مسز عائشہ چوہدری۔جرمنی)